40389 ـ اگر باقي ايام كافي نہ ہوں تو كيا قضاء سے قبل شوال كے چھ روزے شروع كردے

سوال

اگر رمضان المبارك كےچھوڑے ہوئےروزوں كي قضاء ہو اور شوال كےچھ روزے ركھنے كےليے مہينہ كےباقي ايام كافي نہ ہوں تو قضاء كےروزے ركھنے سے قبل شوال كےچھ روزے ركھنےجائزہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

صحيح تو يہ ہے كہ شوال كےچھ روزوں كا تعلق رمضان كےروزوں كو پورا كرنے سےہے اس كي دليل نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(جس نے رمضان المبارك كے روزے ركھے اور پھر اس كےبعد شوال كےچھ روزے ركھے توگويا كہ اس نے پورا سال ہي روزے ركھے) صحيح مسلم حديث نمبر (1164)

تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمانا (ثم) حرف عطف ترتيب اور تعقيب پر دلالت كرتا ہے جواس بات كي دليل ہے كہ پہلے رمضان المبارك كےروزے مكمل كرنے ضروري ہيں (يعني ادا اور قضاء كےاعتبار سے) پھر اس كےبعد شوال كےچھ روزے ركھے تاكہ حديث ميں وارد شدہ اجروثواب حاصل ہو سكے.

اور جس كےذمہ رمضان المبارك كےروزوں كي قضاء ہو اس كےمتعلق يہ كہاجائےگاكہ: اس نے رمضان المبارك كےكچھ روزے ركھے نہ كہ يہ كہا جاتا ہے كہ اس نے رمضان المبارك كےمكمل روزے ركھے.

ليكن اگر انسان كوكوئي ايسا عذر پيش آجائےجس كي بنا پر وہ شوال كےچھ روزے شوال كےمہينہ ميں قضاء كےسبب نہ ركھ سكے، مثلا عورت نفاس كي حالت ميں ہو اور وہ شوال كا سارا مہينہ ہي رمضان كےروزوں كي قضاء كرتي رہے تووہ ذوالقعدہ ميں شوال كے چھ روزے ركھ سكتي ہے كيونكہ وہ معذور تھي، اور اسي طرح جسے بھي كوئي عذرہو اس كےليے شوال كےچھ روزے رمضان كي قضاء كرنے كےبعد ذوالقعدہ ميں ركھنےمشروع ہيں، ليكن وہ شخص جس نے شوال كےمہينہ ميں بغير كسي عذر كےشوال كےچھ روزے نہ ركھے اسے يہ اجرو ثواب حاصل نہيں ہوگا .

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذيل سوال پوچھا گيا:

اگرعورت کےذمہ رمضان المبارك کےروزوں کا قرض ہو تو کیا وہ شوال کےچھ روزے قرض پر مقدم کرسکتي ہے یا کہ قرض کو چھ روزوں پرمقدم کرنا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

جب عورت کےذمہ رمضان المبارك کےروزوں کي قضاء ہو تو وہ شوال کے چھ روزے قضاء کےروزوں سےقبل نہیں رکھ سکتي کیونکہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جس نےرمضان المبارك کےروزے رکھے اور پھر اس کےبعد شوال کے چھ روزے رکھے...)

اور جس عورت کےذمہ رمضان المبارك کےروزوں کي قضاء ہواس نے رمضان کےروزے نہیں رکھے تواسے شوال کےچھ روزوں کا ثواب اسي وقت حاصل ہوگا جب وہ قضاء کےروزے مکمل کرےگي.

اگر فرض کرلیا جائےکہ قضاء میں ہي شوال کا مہینہ گزر جائے، مثلا عورت نفاس کي حالت میں ہو اور رمضان کا ایك روزہ بھي نہ رکھ سکے اور شوال میں قضاء کےروزے رکھنے شروع کیے تو وہ ذوالقعدہ سے قبل ختم نہ ہوسکے تووہ شوال کےچھ روزے رکھے گي اور اسے شوال میں ہي روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا، اس لیے کہ یہاں تاخیر ضرورت کي بنا پر ہوئي ہے اور وہ (یعني اس کا شوال میں چھ روزے رکھنا) مشکل تھا، تواسے اجر حاصل ہوجائےگا. انتھي

دیکھیں: مجموع الفتاوي (20 / 19)

آپ مزید تفصیل کےلیے سوال نمبر (4082) اور (7863) کےجوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس پرمستزاد یہ کہ رمضان کےروزوں کي قضاء اس کےذمہ واجب ہے جس نے رمضان المبارك کے روزے کسي عذر کي بنا پر نہ رکھے ہوں بلکہ یہ تو ارکان اسلام کےایك رکن کا جزء ہے، اور اسے چاہیے کہ وہ جتني جلدي ہو سکے عموم کےاعتبار سے نفلي اور مستحب فعل پر مقدم کرتے ہوئے اس کي قضاء کي ادائیگي کرکے اس سے بري الذمہ ہوجائے.

آپ سوال نمبر (23429) کےسوال کا بھي مراجعہ کریں .

واللہ اعلم .